اوّلین اشاعتوں کے سرورق، مکتوبِ حالی کے عکس اور حالی کی چند نادر تصویروں) نے اور زیادہ مستند اور لائقِ مطالعہ بنادیا ہے۔ حالی پر قلم اُٹھانے والے اساتذہ، صحیفہ نگاروں یا تحقیق وتنقید کرنے والے طلبہ کے لیے یہ خاص نمبر ایک ناگزیر کی حیثیت رکھتا ہے۔(رفیع الدین ہاشمی)

ایک عہد کی سرگذشت، ۱۹۴۷ء-۲۰۱۵ء، جمیل اطہر قاضی۔ ناشر: بک ہوم بک سٹریٹ، ۴۶-مزنگ روڈ، لاہور۔ صفحات: ۶۱۶۔ قیمت: ۱۰۰۰ روپے۔

جمیل اطہر قاضی نے ملک کے نام وَر اخبارات میں بطور کالم نگار، سٹاف رپورٹر، سب ایڈیٹر، ایڈیٹر اور بیورو چیف فرائض انجام دیے۔ مجموعی طور پر وہ تمام عمر صحافت کے معیار کو بلند کرنے اور بلند رکھنے کی تگ ودو کرتے رہے۔ وہ ایک نظریاتی پاکستانی ہیں۔ دیباچہ نگار الطاف حسن قریشی لکھتے ہیں: ''ملّی اور قومی مشاہیر رگِ جاں کی حیثیت رکھتے ہیں کہ ان کے عظیم کارناموں، ان کی تابندہ روایات اور ان کے حیات افروز تذکروں سے قومیں حرارت حاصل کرتی ہیں اور عزیمت واستقامت کے چراغ جلائے رکھتی ہیں''۔

مصنف نے اس کتاب میں مختلف شعبہ ہاے زندگی سے تعلّق رکھنے والے ۱۰۰ ملّی اور قومی مشاہیر کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ تذکرہ مدیر، صحافی، علما، اساتذہ، سیاست دان، روحانی شخصیات، کارکن صحافی، احباب، اخبارفروش، بیوروکریٹ اور شعرا جیسے عنوانات کے تحت کیا گیا ہے۔ چھوٹے چھوٹے کالم نما یہ مضامین بھاری بھرکم اور ثقیل تحقیقی نوعیت کے نہیں ہیں، انھیں خاکے قرار دیا جاسکتا ہے۔ تاہم، قاضی صاحب کے خوب صورت اسلوب میں یہ ۱۰۰ شخصیات کی جیتی جاگتی تصویریں ہیں۔ انھوں نے زیادہ تر انھی شخصیات کا ذکر کیا ہے جن کے ساتھ ان کی ذاتی ملاقات رہی اور انھیں قریب سے دیکھا، یعنی ان کے تاثرات کی بنیاد ذاتی تجربات ومشاہدات ہیں۔

مجموعی طور پر کتاب ایسی شخصیات کے تذکرے پر مشتمل ہے جو علم وادب اور صحافت پر قطبی ستارے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ قاضی صاحب نے ان شخصیات کے ساتھ اپنی ملاقاتوں کے اَحوال بھی لکھے ہیں، اس لیے اس کتاب کو ان کی آپ بیتی بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ پاکستان کے ۶۸ سالہ عہد کی داستان ہے جو نوجوانوں اور موجودہ دور کے نام نہاد لبرلز، دوقومی نظریے کے مخالف اور اسلام بیزار طبقے کے پڑھنے کی چیز ہے۔(قاسم محمود احمد)